www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۸)

"گورنر پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر نے صوبائی وزرار کو ہدایت کی ہے کہ وہ چند روز کے لیے صوبے کے مختلف حصوں میں پھیل جائیں اور ذاتی طور پر وہاں کے جرائم کی صورتِ حال کا جائزہ لیں"

ہمارے نزدیک گورنر موصوف کا یہ ایک تجاہلِ عارفانہ اور تکلف ہے۔ ورنہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قائدِ عوام کی عوامی حکومت کے ان عوامی غنڈوں کی یہ کارستانیاں ہیں اور ان کی سرپرستی اور مشکل کشائی بھی انہی کے عوامی کارندے کر رہے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ لوگوں نے خود ہی ان کو اس راہ پر ڈالا ہے تو اس میں قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔ خود پولیس اس امر کی شاکی ہے کہ ہر علاقہ میں ان کے "عوامی رسّہ گیر" ان کو قانون کے تقاضے پورے کرنے نہیں دیتے۔

دراصل یہ ساری کم بختی اور قصور ان تہی دامن سیاستدانوں کا ہے جنہوں نے حصولِ اقتدار کے لیے سماج دشمن عناصر کو سینہ سے لگایا، ان کی پشت پناہی کی اور جرائم کے باب میں ان کی خوب ناز برداریاں کیں ورنہ "چوری اور سینہ زوری" ایک چور کے لیے آسان بات نہیں ہوتی۔

اگر پولیس کے ریکارڈ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ جن کو داد گر سمجھا گیا ہے، اصلی ستمگر ہیں۔

ہمارے نزدیک ایک حکومت کی بدنامی اور ناکامی کے لیے یہ بات ثبوت ہے کہ ملک کے پُرامن شہریوں کی عزت و آبرو اور مال و جان کو تحفظ مہیا کرنے میں وہ ناکام رہے۔ غور فرمائیے کہ جو روٹی کپڑے کی امیدیں باندھ رہے تھے ان کو اب جان کے لالے پڑ گئے ہیں اور جو لوگ اربابِ اقتدار کو کرسیاں مہیا کر کے خوش حالی کی راہ دیکھ رہے تھے، اب

ع آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

والا قصہ ان کا بن گیا ہے —— اس لیے مؤدبانہ التماس ہے کہ جنابِ کھر صاحب! قوم سے مذاق نہ کیجئے۔ دکھ درد ہے تو دوا دیجئے! ورنہ دعا ہی کیجئے! ہم اسے ہی سہارا بنا لیں گے۔

(۹)

مرکزی وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اجلاس کے دوران بتایا کہ:

جنوری سے جولائی تک کل ۴۱ ہزار روپے کی شراب درآمد کرنے کے لیے لائسنس جاری کیے گئے اور جماعتِ اسلامی کے غفور احمد کے سوال کے جواب میں کہا کہ:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"۱۹۶۹ء میں ۱۲ لاکھ ۵۹ ہزار اور ۱۹۷۰ء میں ۲۹ لاکھ ۵۸ ہزار روپے کی غیر ملکی فلمیں درآمد کی گئیں اور یہ بھی بتایا کہ سالِ رواں کے پہلے چھ ماہ میں ۳۱ لاکھ ۵۲ ہزار روپے کی فلمیں درآمد کرنے کے لیے جو لائسنس جاری کیے گئے۔ ان کے علاوہ اسی سال، ۳ لاکھ روپے کی الگ ادائیگی بھی کی گئی جو ان غیر ملکی فلموں کے سلسلہ میں تھی جو کرایہ کی بنیاد پر حاصل کی گئیں"

غور فرمائیے! یہ ان مسلمان عوام اور معاشرہ کی خدمت ہو رہی ہے جن سے کہا گیا تھا کہ روٹی، کپڑا اور مکان بھی دیں گے اور ایمان بھی۔ اصل بات یہ ہے کہ روٹی کپڑا اور مکان کا جو حشر ہوا، ایمان کا بھی اس سے مختلف نہیں ہو سکتا تھا ——— اور نہ ہوا ——— بس ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(۱۰)

پنجاب کے گورنر کھر نے اعلان کیا ہے کہ راولپنڈی سے واپسی پر دو نئے وزراء کا تقرر کریں گے، اس پر معاصر لکھتا ہے کہ:

"جب سے عوامی حکومت برسرِ اقتدار آئی ہے، ملازمت یا مزدوری ملے یا نہ ملے، وزارتوں کے دروازے کھل گئے ہیں۔ وزیروں، مشیروں، وزرائِ مملکت اور سپیشل اسسٹنٹوں کی فوج ظفر موج سارے ملک میں نمایاں دکھائی دیتی ہے، ملک نصف رہ گیا ہے لیکن وزیروں اور مشیروں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے ملک کو چلانے کے اخراجات بڑھ گئے لیکن کاروبارِ حکومت ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے .... اتنے وزراء کے باوجود سرکاری دفاتر میں کام نہیں ہوتا۔ مسائل حل نہیں ہو رہے .... ہم کسی کے رزق کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے نہ ہم کسی کے ارمانوں کا خون کرنا چاہتے ہیں ..... لیکن یہ غریب ملک ہے۔ یہ غریب صوبہ ہے۔ ہم اس غریب صوبے کے عوامی گورنر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے وزراء کی تعداد میں ڈبل کا اضافہ کرنے کے بجائے دو چار کی کمی کر کے کفایت شعاری کی مثال قائم کریں۔ موجودہ دور میں وزراء کا تقرر دروازے پر "سفید ہاتھی" باندھ لینے سے کم نہیں، پنجاب آخر کتنے سفید ہاتھی پالنے کا متحمل ہو سکتا ہے؟ کارخانے بند، کاروبار ٹھپ .... آخر یہ وزیروں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ٹھاٹھ باٹھ کیسے پورے ہوں گے؟"

اصل بات یہ ہے کہ وزراء کی یہ تقرریاں نہ تو صرف محکمانہ اور دفتری ضرورت کی بنیاد پر ہوتی ہیں اور نہ ہی ان کی ذاتی صلاحیتوں سے عوام کو مستفید کرنے کے لیے۔ بلکہ صرف سیاسی رشوت کی کھیر" بانٹنے کے لیے ہوتی ہیں۔ اگر اربابِ اقتدار یہ جوا کھیلنا چھوڑ دیں تو ان کی دیوارِ اقتدار شام سے بھی پہلے دھڑام سے نیچے آرہے۔ یقین کیجئے، ان کی یہ دیوارِ اقتدار، دیوار گریہ نہیں ہے کہ اس پر بارانِ رحمت کا نزول ہو۔ یہ ایک تجبہ خانہ ہے، جہاں کام، دام سے چلتا ہے ——— جن کی جیب دام سے خالی ہے وہ یہاں بھی خالی رہتا ہے اور وہاں بھی،

معاصر موصوف وزراء کی بے جا تقرریوں کا رونا رو رہے ہیں، یہاں تو بیشتر دفاتر میں بھی افسروں اور کلرکوں کی کثیر تعداد کی کیفیت دروازے پر سفید ہاتھی باندھنے کے مترادف ہے۔ اصل روگ یہ ہے کہ صالح اور اہل حکمران نہیں رہے۔ اس لیے وہ اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے لیے اس قسم کے ہتھکنڈے

بے لاگ صداقت، بے باک صحافت

اسلام اور عوام کا پرچم لے کر

روزنامہ وفاق لاہور

مصطفیٰ صادق

کی زیرِ ادارت:

اب نئے انداز اور نئے معیار کے ساتھ جہازی سائز پر شائع ہوتا ہے

ہر صبح ہاکر سے طلب فرمائیے

روزنامہ "وفاق" شاہ دین بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور